بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

جیسا کہ گذشتہ چند اشاعتوں میں عرض کیا گیا۔ صرف اسلام کو حق ہے کہ اس کا نظام جو انسان کی انفرادی اور اجتماعی فلاح و بہبود کا حقیقی کفیل ہے۔ دنیا کے تمام نظاموں۔ قانونوں اور دساتیر پر غالب و حاکم ہو کر رہے۔ ہر مسلمان سچے دل سے اس کا اعتقاد رکھتا ہے۔ لیکن اسے سمجھنا چاہیئے کہ محض دل سے اس کا اعتقاد رکھنا، یا زبان سے اس کا اظہار کر دینا اس مقصدِ عظیم و جلیل کے حصول کا ضامن نہیں بن سکتا۔ خود غور کرو اسلام کو قرونِ اولیٰ میں جو عروج حاصل ہوا اس میں کتنے عمرو خالد۔ علی و طلحہ۔ اور طارق و موسیٰ کی جاں فروشیوں اور غیر معمولی شجاعانہ فداکاریوں کو دخل ہے۔ پھر محض شجاعت و بسالت سے اور بے سوچ سمجھے ایثار و فداکاری سے بھی کام نہیں چلتا بلکہ بہادری کے ساتھ اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ اپنے ماحول کا پورا جائزہ لیکر اپنی جدوجہد اور سعی و عمل کیلئے ایک ایسا لائحہ بنایا جائے کہ ماحول کی دشواریوں پر عبور حاصل کر کے نقطۂ مقصود تک پہنچنے کے لئے راستہ زیادہ سے زیادہ صاف ہو سکے، اگر محض شجاعت و ایثار کافی ہے اور حسنِ تدبیر کی ضرورت نہیں تو اس کی کیا وجہ ہے کہ وہ رسولِ برحق جس کی امداد و اعانت کے لئے بدر و حنین کے معرکوں میں فرشتوں کی فوجیں نازل ہوتی ہیں۔ غزوۂ احد میں یک گونہ بدنظمی پیدا ہو جانے کے باعث اس کی فوج میں عارضی طور پر ابتری پیدا ہو جاتی ہے اور جنگ کا رُخ بدلتا ہوا نظر آنے لگتا ہے۔ اس کے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی اور مدنی دونوں زندگیوں پر غور کرو اور دیکھو کہ آپ نے مکہ کے تیرہ سال کس خاموش تیاری اور پر سکون جدوجہد میں صرف کئے پھر جب یہ تمام تیاریاں مکمل ہو گئیں تو وقت آیا کہ اسلام کی سیطرت و سطوت کا اقرار منکروں کی زبان سے بھی کرا لیا جائے۔